حصہ دوئم
الخطیب
قاری محمد الدین نعیمی
مکتبہ نعیمیہ رضویہ
Street No. 12 Bazar No. 2 Raza Abad Faisalabad.
Ph:041 - 612853 ,Mobile : 0300 - 9650136

مُشرکینِ مکہ حضور تاجدار دوجہاں سید المرسلاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق مشرکینِ مکہ نے کہا:

هَلْ هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (پ ۱۷ ع ۱) یہ کون ہیں ایک تمہاری ہی مثل بشر ہیں۔

جب آپ نے قرآن کریم کی مقدس آیات کی تلاوت کی، تو مشرکین نے کہا،

اِنْ هٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ (پ ۲۹ ع ۱۵) یہ ایک بشر ہی کا کلام ہے۔

سامعین کرام! مخلوق میں سب سے پہلے تو ابلیس لعین نے جناب آدم علیہ السلام کو بشر کہا تھا جس کی وہ سزا پا رہا ہے قیامت تک پاتے گا اور پھر ابدی ناری رہے گا۔

سیدنا نوح علیہ السلام کی قوم نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبوت کا انکار کیا اور انہیں بشر کہا۔ قرآن گواہ ہے کہ اس قوم کو پانی میں غرق کر دیا گیا۔

اسی طرح قوم عاد و ثمود نے اپنے نبیوں کو بشر کہا تو انہیں بھی نیست و نابود کر دیا گیا

حضرت صالح علیہ السلام کو بھی بشر کہنے والے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بے نام ہو گئے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کو بشر کہنے والوں کو بھی تباہ و برباد کر دیا گیا۔

حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو بشر کہنے والے فرعون اور اس کے حواریوں کو غرق کر دیا گیا۔


حضور سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مثل بشر کہنے والے مشرکینِ مکہ قیامت تک کے لیے ذلیل و خوار ہو گئے۔

حضرت مولانا روم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

کافراں گفتند احمد را بشر

این نمی دیدند از وشق القمر

یعنی کافروں نے محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بشر کہا اور یہ نہ دیکھا کہ ان کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔



وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

اور ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

تبیان القرآن

جلد سوئم

المائدہ ۰ الانعام

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی-۳۸

ناشر

فرید بک سٹال، ۳۸-اردو بازار لاہور-۲

معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ چاند اور سورج سے زیادہ حسین تھے۔ آپ کا چہرہ بہت منور اور روشن تھا اور آپ کے دانتوں کی جھری میں سے نور کی مانند کوئی چیز نکلتی تھی' لیکن اس کے باوجود یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ کا خمیر مٹی سے بنایا گیا تھا اور آپ انسان اور بشر تھے' لیکن آپ انسان کامل اور سید البشر ہیں۔

امام احمد رضا قادری متوفی ١٣۴٠ھ لکھتے ہیں:

خطیب نے کتاب المتفق والمفترق میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہر بچہ کے ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے' جس سے وہ بنایا گیا' یہاں تک کہ اسی میں دفن کیا جائے اور میں اور ابوبکر و عمر ایک مٹی سے بنے' اسی میں دفن ہوں گے۔ (فتاویٰ افریقیہ' ص ١٠٠-٩٩' مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی' کراچی)

نیز امام احمد رضا قادری متوفی ١٣۴٠ھ لکھتے ہیں:

اور جو مطلقاً حضور سے بشریت کی نفی کرے' وہ کافر ہے۔ قال تعالیٰ: قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا (فتاویٰ رضویہ' ج ٦' ص ٦٧' مطبوعہ مکتبہ رضویہ' کراچی)

اور صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی متوفی ١٣٦٧ھ نے آپ کے نور ہدایت ہونے کی تصریح کی ہے۔ زیر بحث آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

سید عالم ﷺ کو نور فرمایا گیا' کیونکہ آپ سے تاریکی کفر دور ہوئی اور راہ حق واضح ہوئی۔

خلاصہ یہ ہے کہ آپ انسان کامل اور سید البشر ہیں' کائنات میں سب سے زیادہ حسین ہیں۔ آپ نور ہدایت ہیں اور نور حسی سے بھی آپ کو حظ وافر ملا ہے۔ جو آپ کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں' وہ بد عقیدگی کا شکار ہیں اور جو یہ کہتے ہیں کہ آپ کی حقیقت نور حسی ہے اور صورت بشر ہے یا آپ لباس بشری میں جلوہ گر ہوئے اور حقیقت اس سے ماوراء ہے' سو دلائل شرعیہ کی روشنی میں اس قول کا برحق ہونا ہم پر واضح نہیں ہو سکا۔

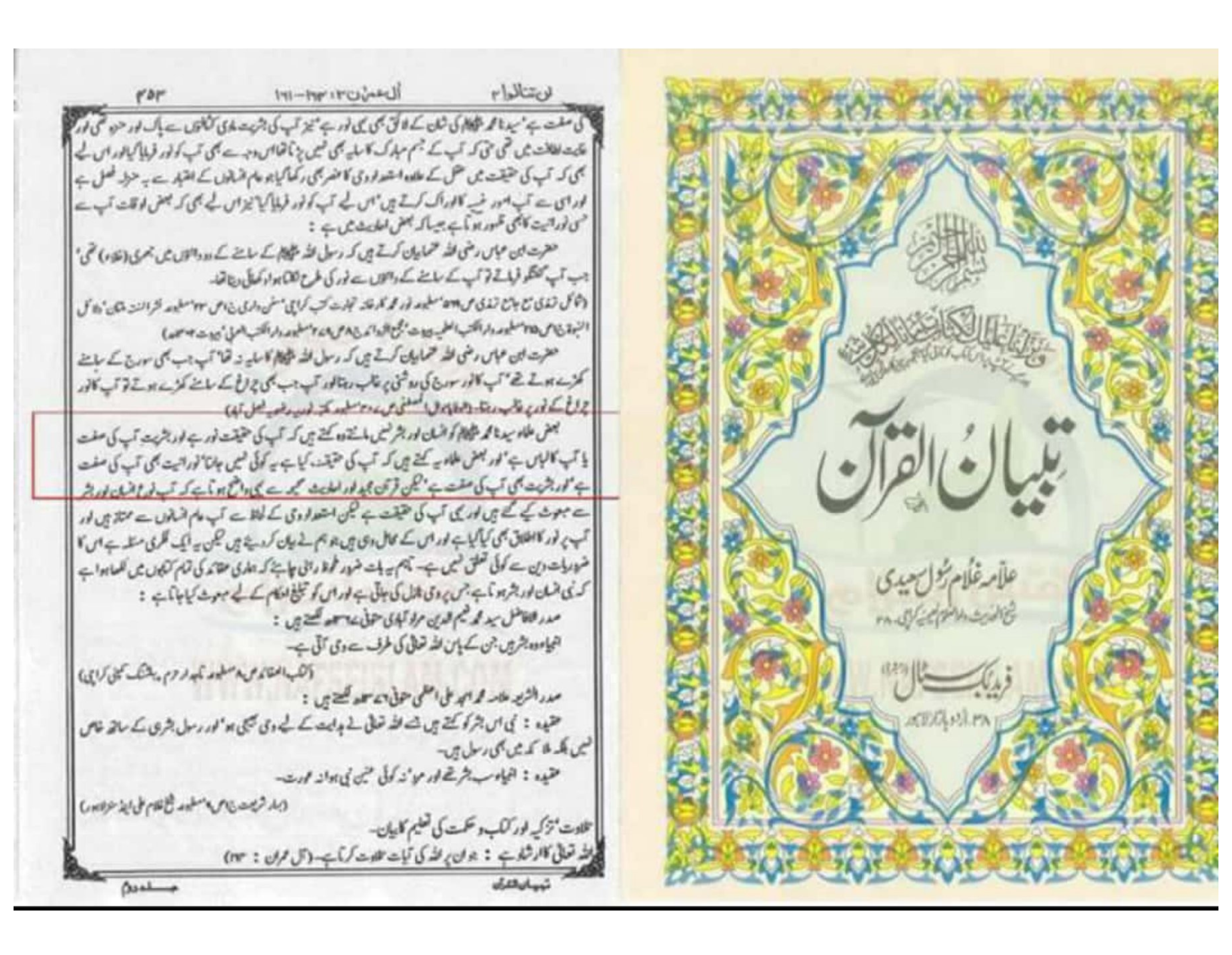
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ اس کے ذریعہ سلامتی کے راستوں پر ان لوگوں کو چلاتا ہے' جو اس کی رضا کی پیروی کرتے ہیں' اور اپنے اذن سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے' اور ان کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ (المائدہ: ١٦)

قرآن مجید کے فوائد اور مقاصد

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ ان لوگوں کو سلامتی کے راستہ پر چلاتا ہے جن کا مقصد محض دین کی پیروی کے لیے اللہ کے پسندیدہ دین پر عمل کرنا ہو اور جو بغیر غور و فکر کے صرف اپنے باپ دادا کے طریقہ پر چلنا چاہتے ہوں' وہ اللہ کی رضا کے طالب نہیں ہیں۔

اللہ عزوجل کی رضا کا معنی کیا ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ بعض علماء نے کہا اللہ کی رضا کا معنی یہ ہے کہ وہ کسی عمل کو قبول کرلے اور اس کی مدح و ثناء فرمائے۔ بعض علماء نے کہا اللہ جس کے ایمان کو قبول کرے اور اس کے باطن کو پاکیزہ کرے' وہ اس سے راضی ہے اور بعض نے کہا اللہ جس پر ناراض نہ ہو' وہ اس سے راضی ہے۔

سلامتی کے راستوں سے مراد وہ راستے ہیں جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے مشروع کیے ہیں اور جن پر چلنے کی بندوں کو دعوت دی ہے اور جن راستوں کی اس کے رسولوں نے پیروی کی ہے اور اس کا مصداق دین اسلام ہے۔ اللہ اسلام کے سوا اور کسی طریقہ کو قبول نہیں کرے گا۔ نہ یہودیت کو نہ عیسائیت کو اور نہ مجوسیت کو۔ ایک تفسیر یہ ہے کہ سلامتی کے رستوں سے



کی صفت ہے' سیدنا محمد ﷺ کی شان کے لائق بھی یہی نور ہے' نیز آپ کی بشریت مادی کثافتوں سے پاک اور حد درجہ لطیف اور نظافت میں تھی حتی کہ آپ کے جسم مبارک کا سایہ بھی نہیں پڑتا تھا اس وجہ سے بھی آپ کو نور فرمایا گیا اور اس لیے بھی کہ آپ کی حقیقت میں عقل کے علاوہ استعداد وحی کا عنصر بھی رکھا گیا جو عام انسانوں کے اعتبار سے یہ جزو فضل ہے اور اسی سے آپ امور غیب کا ادراک کرتے ہیں' اس لیے آپ کو نور فرمایا گیا' نیز اس لیے بھی کہ بعض اوقات آپ سے حسی نورانیت کا بھی ظہور ہوتا ہے جیسا کہ بعض احادیث میں ہے :

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کے دو دانتوں میں جھری (خلاء) تھی' جب آپ گفتگو فرماتے تو آپ کے سامنے کے دانتوں سے نور کی طرح نکلتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

(شمائل ترمذی مع جامع ترمذی ص ۵۷۹ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' سنن دارمی ج ۱ ص ۲۳ مطبوعہ نشر السنۃ ملتان' دلائل النبوۃ ج ۱ ص ۲۱۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت' مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۷۹ مطبوعہ دار الکتاب العربی' بیروت ۱۴۰۲ھ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہ تھا' آپ جب بھی سورج کے سامنے کھڑے ہوتے تھے' آپ کا نور سورج کی روشنی پر غالب رہتا اور آپ جب بھی چراغ کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ کا نور چراغ کے نور پر غالب رہتا۔ (الوفاء باحوال المصطفیٰ ص ۴۰۷ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

بعض علماء سیدنا محمد ﷺ کو انسان اور بشر نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ آپ کی حقیقت نور ہے اور بشریت آپ کی صفت یا آپ کا لباس ہے' اور بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ آپ کی حقیقت کیا ہے یہ کوئی نہیں جانتا' نورانیت بھی آپ کی صفت ہے اور بشریت بھی آپ کی صفت ہے' لیکن قرآن مجید اور احادیث کثیرہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ نوع انسان اور بشر سے مبعوث کیے گئے ہیں اور یہی آپ کی حقیقت ہے لیکن استعداد وحی کے لحاظ سے آپ عام انسانوں سے ممتاز ہیں اور آپ پر نور کا اطلاق بھی کیا گیا ہے اور اس کے محامل وہی ہیں جو ہم نے بیان کر دیئے ہیں لیکن یہ ایک نظری مسئلہ ہے اس کا ضروریات دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تاہم یہ بات ضرور ملحوظ رہنی چاہیے کہ ہماری عقائد کی تمام کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ نبی انسان اور بشر ہوتا ہے' جس پر وحی نازل کی جاتی ہے اور اس کو تبلیغ احکام کے لیے مبعوث کیا جاتا ہے :

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی حنفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں :

انبیاء وہ بشر ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے۔

(کتاب العقائد ص ۸ مطبوعہ تاج دار حرم پبلشنگ کمپنی کراچی)

صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی حنفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں :

عقیدہ : نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو' اور رسول بشری کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ میں بھی رسول ہیں۔

عقیدہ : انبیاء سب بشر تھے اور مرد' نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۹ مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

تلاوت' تزکیہ اور کتاب و حکمت کی تعلیم کا بیان۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے۔ (آل عمران : ۱۶۴)

تبیان القرآن

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ)
۳۸ اردو بازار لاہور